

نور افشان

قیمت سالیانہ بلا محصول للعہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۲۴ جلد ۳

لودیانہ ۱۷ - جون ۱۸۷۵ء عیسوی

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بختیار کا واپس آکر گاؤں میں رہنا

داناؤنکا مقولہ ہو کہ خراب عادتیں جب طبیعت میں گھر کر جاتی ہیں تو پھر یکایک چھٹتی نہیں ہیں تو ٹرنے کے بگڑے ہوؤنکا سنورنا کچھ آسان امر نہیں ✢ خوے بد در طبیعت کہ نشست ✢ نرود جز بوقت مرگ از دست ✢ گو کسیکے کہنے سننے سے یا وقت کے لحاظ سے ظاہری طور اطوار بدل بھی جاویں اور اخلاق کی تبدیلی جو دلکی تبدیلی کے متعلق ہو کسی نہ کسیطرح دکھلائی دینے لگ بھی جاوے تاہم جب پہلی عادتوں کی یاد آجاتی ہی تو پھر رکنا محال ہوجاتا ہو - ہمارا بختیار جسکو شہر اور چھاونی کی چاٹیں خوب لگ چکی تھیں اور باشی اور بد معاشی کی منزلیں سب طے کی ہوئی تھیں پچپن میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا تھا اور گندی عادتوں سے کبھی منہہ نہیں موڑا تھا جب گاؤں میں آیا اور وہاں پر اپنے آپ کو پایا تو بہت گھبرایا اُنکی رہت بہت اچھی نہیں لگتی تھی کوئی بات اُنکے دلمیں نہیں جچتی تھی اسکو غریب گنواروں کی سیدہی سادہی گذران بھلا کب پسند آتی تھی جس کو گوونکی چال کب بہاتی تھی وہی پُرانے راگ رنگ دلمیں یاد کیا کرتا اور اُنہیں بے باک صحبتوں کے مزوں پر پڑا مرتا وحشی سا نیار رہتا نہ کسی کے ساتھ اٹھتا نہ بیٹھتا نہ کبھی ہنستا نہ بولتا اور نہ کسی سے دلکا بھید کہو بتا ✢ کچھ نہیں کھلتا کیا مرض ہوا ہے ✢ بیقراری سے کیا غرض ہوا ہے ✢ کسلئے بیحواس رہتا ہو ✢ کسلئے یوں اوداس رہتا ہو ✢ جب اکیلا ہوتا تو تنہائی میں دلکے بخار نکالتا اور جو کام کرتا چھپ کے کرتا خصوصاً اُن لوگوں سے بچتا جو اُسکے حال کے محرم تھے اور اُسکے جوہروں سے واقف جو لوگ کہ جالندہر میں اُسکو

دیکھہ بھال آئے تھے اُنکی نظر پڑی تو اُسکو تیر سی دیکھائی دیتی تھیں مگر ناواقفوں کی صحبتیں بھی جو طبیعت کے موافق نہ تھیں دلکی کشیدگی نہیں ہٹا سکتی تھیں - بڑی بات یہہ بھی تھی کہ نشہ پینے کا کہیں اتفاق نہیں ہوتا تھا اول تو گاؤں میں مسکرات کی کوئی دوکان نہ تھی اگر ایک آدہ نشہ ہاتھہ آیا بھی تو اُسکے برتنے کا خاطر خواہ ٹھکانا نہیں ملتا تھا تہوڑے روز چھپ چھپا کر تمباکو چابنے اور خشک بھنگ پھانکنے پر گذر کی مگر دریاؤں کے پیراک کو ڈبرے ڈبرے سے کب تسکین ہوتی ہے آخر ڈھونڈ ڈھانڈ کر گاؤں سے کچھہ فاصلہ پر ایک علحدہ تکیہ دیکھا وہاں کے فقیر سے سر ملا کر دونو وقت بھنگ گھٹوائی اور چرس علوائیکی وہیں ٹھہرائی وہیں دم لگا نشہ کی دھن میں دیر تک منچھا رہتا اور گھر اُسوقت آتا جب سب لوگ بچا کھا کر سو جاتے کبھی گھر کا دروازہ بند پاتا تو آواز دیکر کھلوانیکے بجائے ادہر ادہر تاکتا جب اور راستہ نہ ملتا تو دیوار پہاند کر اندر چلا جاتا - دنکو اُسوقت اُٹھتا جب گاؤں کے سب لوگ اپنے اپنے کام کاج کے لئے باہر چلے جاتے راستہ میں اگر کسی کنوے یا پکّے تالاب پر جوان عورات کا جگھٹ پاتا تو ادہر اُدہر پھیر پھیر کر بڑی عیاری کے ساتھہ اُنکو تاڑتا ورنہ سیدہا ہی تکیہ میں جا ڈیرا لگاتا مگر طبیعت کے لگاؤ کی پھر بھی کوئی صورت ہاتھہ نہ آئی بیشغلی کے سبب اکثر بیحد اُداس رہتا اور ہر وقت اِدہر اُدہر کا ہراس آخر گاؤں کے نوجوان لڑکوں سے جو اکثر سادہ لوح اور کم فہم تھے رابطہ پیدا کر کے اُنکو اپنی راہ پر لے آیا اور بہلاوے کے واسطے قماربازی کا ہاتھہ سکھلایا غرض دو چار شاگرد کر لئے اور اوروں کے مونڈنے کو تیار ہوا پھر تو جوہر اُس کے سارے گاؤں میں پھیلنے لگے سب اپنے بیگانوں کی زبان پر اُسیکا چرچا تھا ماں باپ سنتے مگر دل ہی دل میں کڑھتے

بہت سمجھاتے مگر وہ کب سمجھتا تھا جب کچھہ پیش نہ گئی تو آخر ایکدن اُسکا غریب باپ اپنے بڑے بھائی شیخ نامدار کے پاس گیا بات میں بات ملا کر اپنے بیٹے کی ابتری کا ذکر لے اُٹھا کہ بجز اسکے کچھہ نتیجہ اُس کی بیکاری کا ہو کاش اگر کسی دہندے میں لگا رہتا تو کیوں ابتر ہوتا اگر تمہاری مرضی ہو تو یہی اپنا قدیمی پیشہ جوتی چڑہے کا اُسکو سکھلایا جاوے شاید کہ اسی بہانہ اُسکی طبیعت ٹھہر جاوے جب بھائی کو بیٹے کے حال پر بے توجہ پایا تو یہہ بات بھی شرماتے شرماتے زبان پر لایا کہ اکثر چھوٹی عمر کے بگڑے ہوئے بیاہ ہوئے پر سُدہر جایا کرتے ہیں دنیاداری کے دہندے میں پڑکر اپنی تباہی باتوں کا پیچھا چھوڑ دیتے ہیں اگر تم بھی اپنے قول کے بموجب اُس کا ہاتھہ پکڑ لو تو کیا عجب کہ آدمی بنجاوے اُنکی عاقبت سنور جاوے ہمارا نام اور مجھکو زندگی بھر کا آرام ہو جاوے - بھائی نے یہ سنکر پہلے تو سر نیچا کر لیا پھر تھوڑے سے تامل کے بعد کہنے لگا ؎ اُس کو اک جا کہیں قرار نہیں + اندنوں وہ کسیکا یار نہیں + نہ نصیحت کسو کی مانے ہے + نہ بھلا نہ بُرا وہ جانے ہے + بے طرح کی معاش کرتا ہے + کچھہ غضب بود و باش کرتا ہے + جس گھڑی اُسپہ دہیان جاتا ہے + بس خدا ہی کا خوف آتا ہے - اُس نے تو ہمارے خاندان کی رہی سہی عزت کھو دی باپ دادا کا نام بالکل ڈبو دیا گاؤں میں ہمکو منہہ دکھلانے لائق نہ چھوڑا ادنی اعلی میں خوب رسوا کیا دیکھتے نہیں کہ اس فکر میں میں آدہا نہیں رہا بہتیرا سوچ بچار کرتا ہوں مگر کوئی راہ نہیں ملتی گھر میں تمہاری بھاوجہ سے بھی یہی اُترا چڑہاؤ رہتا ہے بلکہ رات لڑکی کے دُعا پڑہنے کا ذکر بھی ہوا تھا وہ سنتے ہی آگ بگولا ہوگئی اور کانوں پر ہاتھہ رکھکے بولی کہ خدا کے واسطے میری بیٹی کو بختیار کے دامن لگانا

مجھسے جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی اور نہ لہو لاد کا سدا دُکھہ سہا جائیگا یہہ عورتکے ہنڈ بن ہوتے ہیں دیکھہ بھال کر ڈالنے چاہئیں - خیر یہہ تو عورتوں کی باتیں ہیں مگر میں جو دیکھتا ہوں تو بختیار بھی اپنا لہو ہے اُسکو جواب دئے نہیں بن آتی اور نہ اُسکو علحدہ کئے کچھہ رہ آتی ہے اپنوں سے زیادہ کوئی نہیں ہو سکتا اور نمبر میں بھی ایکدفعہ منہہ سے نکال چکا ہوں اب تھوک کے پھر چاٹا نہیں جاتا پر میں ایک بات کہتا ہوں جسکو یقین ہے کہ تم بھی مان لوگے اور تمہاری بھاوجہ کو بھی اُس سے انکار نہیں ہوگا منگنی شادی کی بات بختیار کے کانوں تک مت ڈالو اور نہ اُس کا ذکر منہہ سے نکالو مبادا اگر وہ سُن پاوے تو پھر زیادہ بیفکر ہو کر رہا سہا ہاتھہ سے نکلجاوے فی الحال راس پونجی کے طور پر میں کچھہ روپیہ دیتا ہوں اُسکو جوتی چمڑے کی ایک دوکان کہولدو اور سب اُسیکا کر کرکے آپ نفع نقصان کا حساب لیتے رہو اور دیکھو کسطرح کام کاج چلاتا ہے معاش کے فکر میں جی لگاتا ہے یا اپنے ہی پُرانے لچھن دکھاتا ہے مجھکو اُسکی آزمایش میں اسطرح سب جان جوکھوں کا کھو دینا پسند ہے مگر بیٹی دیکر پیچھے آزمانا اور آپ ہاتھہ پر ہاتھہ رکھہ کچھہ آپ رونا اور اوروں کو رُلانا منظور نہیں البتہ اس صورت میں اگر آدمی بنگیا اور اپنا آپ سنبھال لیا تو پھر بیٹی کیا سب گھر بار اندر باہر کا وہی مالک ہے اُس سے بڑہکر ہمکو کون عزیز ہے ورنہ بقول شاعر ؎ چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی مجھسے ابھی جان بوجھکر جلتی آگ میں پڑا نہیں جاتا - ہوتے ہوتے یہہ گفتگو طرفین کے لواحقوں تک پہنچ گئی گھر کے کمین انعام و اکرام کی اُمید میں پھولے نہیں سماتے تھے بلکہ نائین سے جو خوشخبری برداشت نہ ہوسکی تو دوڑی دوڑی بختیار کے پاس گئی اور بیاہ کا مژدہ جا سنا کر بولی

کہ میاں آج سے تم بھلمنسائی اختیار کرو دیکھنا کسیطرح کی کوئی بات نکلنے نہ پاوے اپنا کام ایسی ہوشیاری سے کرو کہ تایا اور تائی دونوں کا کلیجہ ٹھنڈا ہو جاوے اور عام لوگ تمکو کاؤ کہنے لگجاویں میں کل اپنی دہیانی لی جان کے بال بنانے گئی تھی اُنکے سامہنے اتفاقاً تمہارا نام میرے منہہ سے نکل گیا شرم حضور تو تھی ہی سنتے ہی آنکھیں نیچی کرکے مسکرا پڑی اور منہہ چھپا لیا جب میں نے تمہارا ذکر چھیڑا تو جھنجلا کر منہہ سے کچھہ ابا تبا بکنے لگ گئی کچی کنوار میں ایسا ہی کیا کرتی ہیں یہہ باتیں سنکر بختیار خوش تو بہت ہوا مگر اُسی عالم میں اُسکے دلمیں ایک نہایت گہری سوچ پیدا ہوئی جس سے سب خوشی کا نور ہو گئی سب گذشتہ حالات ایک ہی دفعہ آنکھوں کے سامہنے اُکھڑے ہوئے اور پچھلے فعلوں کا نقشہ پورا پورا النظر میں جم گیا تب نہایت تاسف کے ساتھہ دلمیں کہنے لگا کہ مجھسا کمبخت بھی دنیا میں کوئی نہیں ہو گا - باپ مجھہ کو علم پڑہوانے کی خاطر جالندہر چھوڑ آیا تھا اور لکھنے پڑہنے کے سوا اور کسی چیز کا میرے لئے فکر نہیں رکھا تھا مگر افسوس میں نے وہ علم حاصل کیا جس سے اپنی دنیا اور دین دونو بگاڑ لئے گیا وہ تو جہان کے کام سے میں + نہ ادہر کا رہا نہ اُدہر کا رہا + نیک بختی سیکھنے کے بجائے بدیوں میں ایسا مشاق ہوا کہ نہ بھائی کا رہا اور نہ بہن کا نہ صرف اپنے آپ کو بگاڑا بلکہ ماں باپ کا دل بھی ناحق دکھایا بیٹھے بٹھائے تائے جیکو ناراض کر دیا اور گاؤں کے معصوم بھولے بھالے لڑکوں کو جوئے بازی کی لت لگا دی - کاش میں پیدا ہی کیوں ہوا اور اگر ہوا بھی تو دائی نے گلا کیوں نہ گھونٹ دیا تاکہ میں ان خرابیوں سے بچ رہتا لوگ نیک بختی اور نیکی کی ہدایت کرتے ہیں میں اُلٹا برا بنتا ہوں اور اوروں کو بدراہی سکھاتا ہوں - دیکھیے جنہوں نے علم سیکھا اب کیسے مزے کرتے ہیں اُڑنائی حرف لکھہ پڑہ چھوڑتے ہیں اور بیٹھے حکومت کرتے اور چین اُڑاتے ہیں افسوس میں نے بھی چند روز قلم کاغذ رکھی بنگلے ٹیڑہے حرف بھی لکھنے سیکھے کچھہ کچھہ پڑھہ بھی لیتا تھا مگر قسمت نے یاوری نہ کی آخر وہی جڑ سے جو تیکا بیوپار کرنا پڑا لکھو جاکہلانا پڑا جن چیزوں سے بھاگتا تھا وہی پیش آئیں اور جنسے نفرت تھی وہی کرنی پڑیں - ماں باپ تو اپنے فرض سے ادا ہیں وہ اپنی طرف سے سب کچھہ تو کر چکے مگر میری بدنصیبی کہ میں آگے سے بھی زیادہ بگڑ تگڑ گیا اسی خیال میں اُٹھہ کھڑا ہوا کھانے کا وقت تھا گھر جاکر ماں کے پاس بیٹھہ گیا ادہر وہ کھانا کھانے لگا اور اُدہر ماں بھی اُس کا وہی وحشتناک جھگڑا لے اُٹھی آخر ہاں نہ ناں آنسوؤں کے پانی سے طعام اُگل نگل کر اُٹھہ کھڑا ہوا اور چپکے سے ماتم زدوں کیطرح ماتھے پر ہاتھہ رکھہ دہلیز میں جا بیٹھا دو چار نوجوان جو اُس کے ہمدم اور رفیق صحبت تھے معمول وقت تک انتظار کرکے اُسکو بلانے آئے مگر وہ اپنے خیال میں ایسا محو تھا کہ جواب تو ایک طرف اُن سے آنکھہ ملانے کی فرصت بھی نہ پاسکا - لڑکے مایوس ہو کر پس پا ہوئے اور دل میں کہنے لگے کہ خدا جانے بختیار کو کیا ہو گیا یہہ تو ہمیشہ زندہ دل رہتا تھا آج معلوم نہیں اس پر کیا مصیبت ٹوٹ پڑی - باقی ہفتہ آیندہ

نکتہ زبان کو خاص کر تین چیزوں سے باز رکھنا چاہیے - یعنی اول سخت کلامی سے - دوئم جھوٹ سے - سوئم تہمت سے - +

بعض دیسی اخباروں کی منہہ زوریاں

تمام صاحبان اخبارات کی طبع آزمائی کیواسطے مہاراجہ مہاراؤ کا مقدمہ کھڑا ہوا پایوں کہیں کہ جو گنتہ دل صاحبان دیسی اخبار کے سرکار کیطرف سے ظن و شک و تعصب میں ڈوبے ہوئے ہیں اُنکے اظہار کا کوئی موقع نہیں ملتا تھا مشیت ایزدی سے اُن لوگوں کیواسطے یہہ مقدمہ ہو گیا - یا رعایا بڑودہ و پر وچوریا دو بار بھور ہی تھیں اُس مظلوم رعایا کی آہ سرد نے ایسا کیا کہ مہاراجہ صاحب معزول ہوئے - یا مہاراجہ صاحب کی بد چلنی و بد انتظامی و لاپروائی بہبودگی رعایا و آسودگی برایا نے یہہ نتیجہ دکھلایا ہو اور اس میں تو کچھہ شک نہیں کہ مہاراجہ صاحب نے کرنیل فیر صاحب کو زہر دلوا کر اپنی کیفر کردار کی سزا پائی ہو

جب ہم بعض دیسی اخبارات کی رائیں اِس بارے میں دیکھتے ہیں تو ہمکو صاف یہہ ہی معلوم ہوتا ہو کہ جسطرح والی بڑودہ کے دلسے سرکار کا خوف اُٹھہ گیا تھا اُسیطرح بعض بعض ایڈیٹروں کے دل سے خوف خدا و ادب سرکار اُٹھہ گیا ہو - مگر مجبور ہیں کچھہ کر نہیں سکتے اور جتنا کر سکتے ہیں اُسمیں کمی نہیں کرتے بلکہ ایک ہاتھہ بڑھہ کر چلتے ہیں - اور خود ہی مالک الملک بنے بیٹھے ہیں یہ کچھہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ ایک اخبار میں لکھا دیکھا ہو کہ (اخبار کا راج) جسکا مطلب صاف یہہ ہو کہ آج کل اخبار ہی راج کر رہا ہے - اتنا ہم بھی جانتے ہیں کہ سرکار نے براہ عنایت اپنی آزاد رعایا کو آزادی کا منصب دے رکھا ہو مگر افسوس اُس آزادی کو رعایا تعصب کے دریا میں غسل دیکر اور نفسانیت کی پوشاک پہنا زیورات ظن و شک سے آراستہ کرکے

ہوائی گھوڑوں پر اڑاتی ہے۔ جیسے خیالات رعایا کے ہیں اگر ایسے ہی سرکار کے ہوتے تو ضرور آزادی رعایا کو نہ دیجاتی اور نہ یہہ منہہ زوریاں دیسی اخبار و اے دکھاتے۔

انگریزی اخبارات کے اڈیٹروں کا یہہ دعویٰ کہ دیسی اخبارات کو آزادی نہ دیجاوے بلا دلیل نہیں اور انکا دعویٰ درست ہو کیونکہ دیسی اخبارات نے آزادی اسکو سمجھہ لیا ہو کہ کوئی معاملہ ہو اسمیں سرکار پر ضرور الزام لگانا آزادی ہو اور اپنے ہمعصروں میں سرکار پر الزام لگا اور کلمات سخت بیست لکھنا باعث افتخار کا سمجھہ رکھا ہو۔ اسطح کی بے لگامی میں کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا ہو۔ صرف کم سمجھہ آدمی اتنا کھلاتے ہیں کہ دیکھو فلاں اخبار کا ایڈیٹر کیسا بیڈر ہو اور سرکار سے کچھہ خوف نہیں کرتا ہو بھائی وہ تو بڑا ہی آدمی ہو لکھے صاحب یہہ نیکنامی ہوئی یا بدنامی۔ اسکو بدنامی کون سمجھتا ہو۔ عقل کے دشمن اسکو نیک نامی سمجھے ہوئے ہیں۔

ایک ممالک مغربی کا اخبار جسنے انگریزی اخبارات کو طعن وتشنیع کے ساتھہ یاد کیا ہو لکھتا ہو کہ انگریزی اخبار اس جہت سے اور بھی خفا ہو گئے کہ بڑودہ کے معاملات میں اکثر اخبارات ہندوستانی نے انگریزی اخباروں کے خلاف رائے دی ہو اس سبب سے اور بھی دیسی اخباروں سے ناراض ہو گئے مگر تعجب ہو کہ ہندوستانی اخباروں کی حق گوئی اور ہمدردی سے وہ ناراض ہوتے ہیں الخ ہماری رائے میں انگریزی اخبارات کی ہیہ رائے جو ہمنے اوپر لکھی ہو کچھہ بیجا نہیں ہو کیونکہ دیسی اخبارات نے علاوہ حق گوئی وہمدردی کے سرکار کو نہایت ہی مطعون کیا ہو اور نواب گورنر جنرل کشور ہند کے حق میں وے وے سخت کلمات شایع کئے ہیں کہ کسی بڑے ظالم کے حقمیں بھی یہہ کلمات سزاوار نہ تھے حالانکہ جناب لارڈ نارتھہ بروک صاحب بہادر نے اہل ہند کے واسطے اس تھوڑے عرصہ میں بہت کچھہ سلوک کیا ہو جسکا شکریہ معاف بابن کر رہے ہیں اب ہم اُن منہہ زور دیسی اخبارات کی رائیں ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین کو حق گوئی اور ہمدردی صاحبان اخبارات کی معلوم ہوجاویگی اور نیز یہہ بھی معلوم ہوجاویگا کہ جناب لارڈ نارتھہ بروک صاحب بہادر کیسے متحمل مزاج اور برداشت کرنیوالے ہیں۔

اخبار ہالیشہر کی رائے ہمکو گورنمنٹ آف انڈیا کی حال سے اطلاع ہو گئی ہو۔ معلوم ہوتا ہو کہ وہ الضاف کے حقمیں سازش کرنیوالی ہو۔ اسکی خصلت یہہ ہو کہ ایک سیدہی اور الضاف کے کام کو زیروزبر کر دینے کے لئے ناپاک مشورہ اور محفل کریں۔ فقط

واہ واہ کیا اچھی حق گوئی اور ہمدردی اس رائے سے ٹپکتی ہو۔

اخبار دکن پرکاش کی رائے کبھی کوئی ایسی خودمختاری اور بے الضافی سے سرکار انگریزی کے دامن پر دھبہ نہ لگایا ہوگا جو لارڈ نارتھہ بروک صاحب کے اس کام نے لگا دیا ہو۔ فقط

سبحان اللہ یہہ منہہ اور یہہ الفاظ اور یہہ سخت گوئی۔ کیا حق گوئی اسیکا نام ہو اور ہمدردی کے یہہ ہی معنی ہیں کہ گورنر جنرل کو ایسے سخت کلمات سے یاد کیا جاوے خوب یاد رکھنا چاہئے کہ جناب لارڈ نارتھہ صاحب نے رعایا بڑودہ کے ظلم کو جو اس غریب رعایا پر ہو رہا تھا دہو ڈالا ہو۔

اخبار بہارت سانسکر کا کی رائے۔ ہمکو اس امر کا خواب وخیال بھی نہ تھا کہ لارڈ نارتھہ بروک صاحب ایسی زبردستی اور ظلم کے کام پر قادر ہیں۔ انکی عزت کا آفتاب قریب زوال ہو۔ ابتک لوگ انکی ذاتی خصلتوں کو پاینکا قابو نہیں رکھتے تھے ہم کہتے ہیں کہ انکی ذاتی خصلت یہی ہو جو ظاہر ہوئی۔ فقط

گیدڑ کے کہنے سے ضرور مینہہ برسیگا اس رائے والے کے منہہ میں بجائے شکر کے کچھہ اور دینا چاہئے جسکا نام لیتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ (حق تھو)

اخبار سنگ سماچار کی رائے ملہار راؤ کی معزولی سے تمامی ملک غمگین ہوگیا ہو اس غم کا یہہ باعث ہو کہ ملہار راؤ سرکار انگریزی کے ظلم سے معزول کیا گیا انگریزی گورنمنٹ کی عزت بحال رکھنے کے لئے لارڈ نارتھہ بروک صاحب نے یہہ بے الضافی کی ہو۔ فقط

ملہار راؤ کی معزولی سے تمام رعایا بڑودہ خوش ہوئی اور خوشی کے شادیانے بجائے گئے اور رعایا بڑودہ اسواسطے اور بھی زیادہ خوش ہوئی کہ جب وہاں پہلے تقرری کمیشن کی عمل میں آئی تھی تو سرکار نے ۱۸ ماہ کی اور مہلت دی تھی جو رعایا بڑودہ نے اٹھارہ سال کے موافق اُن ۱۸ ماہ کا گذرنا خیال کیا تھا۔ اب انکو خوشی اس واسطے ہو کہ ۱۸ ماہ میں مہاراجہ کے ظلم سے نجات پائی اور غمگین سوائے نمک حرام اہلکاروں کے اور کوئی نہیں ہو جو مفت مال کھاتے تھے اور رعایا پر ظلم کرواتے تھے اور رعایا کی خوبصورت بہو بیٹیاں بطور رقم ساقی کے لاتے تھے۔ سرکار نہایت ہی خوش ہو کہ اس کی غریب رعایا نے نجات پائی۔ +

اخبار سماج درپن کی رائے۔ ملہار راؤ گیکوار کی معزولی کی نسبت نواب لارڈ نارتھہ بروک صاحب نے جو تجویز سوچی ہو اس سے کوہ ہمالہ سے لیکر راس کماری تک اُنکے بُرے نام کا غلغلہ ہو رہا ہو۔ تمامی لوگوں کے کان بہرے ہو گئے ہیں اور اُنکے دلوں پر یاس اور گورنمنٹ سے بے اعتمادی چھا گئی ہو۔ یہہ بڑا فیصلہ جو لارڈ نارتھہ بروک صاحب نے دیا ہو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اگر

لارڈ نارتھبروک کو تباہ کر دیتا تو وہ ایسا کر سکتے ہیں گو ہمیں انسانوں کی عزت اور انصاف کا خون بھی ہو جائے ہم دیکھتے ہیں کہ انکے پاس کوئی ایسی حد نہیں ہے جسکو وہ نہ توڑ ڈالیں فقط ہم جانتے ہیں کہ کو دھالوے لیکر راس بکاری آپ کے راجہ ملہار راؤ اور دیگر رئیسان بڑودہ جور و جفا پر ظلم کرتے تھے اب باز آگئے اور جناب نواب لارڈ نارتھبروک صاحب کے انصاف کا شہرہ دور دور ہو گیا ہے کان جو بہرے تھے اب کھل گئے خواب غفلت سے رئیس ہوشیار ہو گئے اور گورنمنٹ کا اعتماد جملہ رئیسان کے دلوں پر بیٹھ گیا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کا ایسا عمدہ اصول ہے کہ ظلم کسی پر روا نہیں رکھتی ہے یہہ فیصلہ صاحبان حق شناس کے نزدیک ایسا ہوا ہے کہ شاید لکھنؤ کے بعد یہہ ایک ہی ہوا ہے۔

اخبار گجرات مترا کی رائے۔ لارڈ نارتھبروک کے ساتھ رعایا ہند کو جو محبت تھی اُس میں زوال آگیا اُنہوں نے ملہار راؤ کے ساتھ ایک بڑے ظلم کا برتاؤ کیا ہے بسمارک بھی ایسا ہی کریگا۔ بسمارک کا ہاتھ لوہے کا ہے جو اُنپر بھی سایہ انداز ہوا اس بیچارے کو سرکار انگریزی کا دشمن مشہور کر دیا لارڈ نارتھبروک کا برتاؤ بسمارک سے کچھ کم نہیں لارڈ صاحب نے ملہار راؤ کو پہلے عزت دیکر آخر کو اُسے مٹی میں دبا دیا جیسا کہ بت پرست قدیم زمانہ میں اپنے نذرانوں پر کرتے تھے یعنی اُن لوگوں کا یہہ قاعدہ تھا کہ جب وہ اپنے دیوتاؤں جو پتھر او رماس کو کوئی چیز نذر کرتے تو پہلے اُسکو پھول کے ہار پہنا کر بڑی عزت کرتے اور پھر ان چیزوں کو زمین میں دفن کر دیتے یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ عزت اُس شخص کو دیجاتی ہے جو اپنی عزت کا کچھ خیال رکھے اور جب باعزت ہو کر غیروں کی عزت اُتارے پھر اُس شخص کے پاس کیوں عزت رہنے دے جیسے ملہار راؤ نے شرفا کی عزت اُتاری یعنی چند عورتیں بلا مرضی اُنکے خاندان کے داخل محل سرا کیں۔ اور بت پرست لوگوں کی یہہ نہایت عمدہ عادت ہے کہ جب بت کو پھول وغیرہ چڑھائے اور بت سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو سوائے دفن کرنیکے اور اُسکے ساتھ کیا کیا جاوے۔

اگر ملہار راؤ کو بھی صاحب اخبار نے بت ہی تصور کیا ہے تو بت سے رعایا کی بہبودی کا ڈھونڈنا عقلمند آدمی کا کام نہیں ہے۔ پس ہماری سرکار نے بت کو علیحدہ کرنا مصلحت مالی و ملکی اصول کے موافق سمجھکر خارج از ریاست کیا یہہ حقیقی منہہ زوریاں دیسی اخبارات نے کی ہیں دلی تعصب اور نفسانیت سے کی ہیں اور سوائے نفسانیت کے اتنی منہہ زوریاں نہیں ہو سکتی ہیں۔

اگرچہ بعض بعض اُردو اخبارات نے بھی اس بارہ میں خامہ فرسائی کی ہے مگر جسقدر بے ادبی سے اخبارات مندرجہ بالا یعنی گجراتی و پارسی سرکار کے پیش آئے ہیں ایسی بے ادبی اور کسی نے نہیں کی ہے۔ ان لوگوں نے قانون چھاپہ خانہ پر بھی کچھ لحاظ نہیں کیا ہے چاہیئے کہ سرکار اب قانوناً ایسے بد باطن لوگوں کو گرفتار کر کے دریافت کرے تاکہ اُنکے ہمعصروں کو عبرت ہو۔ فقط

عبد اللطیف

منقولات

مسیح کا وصیتنامہ از ج مسنگم

سلامتی تم لوگوں کے لئے چھوڑ کے جاتا ہوں اپنی سلامتی میں تمہیں دیتا ہوں نہ جسطرح سے کہ دنیا دیتی ہے میں تمہیں دیتا ہوں۔ یوحنا ۱۴ باب ۲۷۔ عیسیٰ تجربہ کاری سے جانتا تھا کہ میرے لوگ کن کن چیزوں کے محتاج ہیں اُسکی یہاں کی زندگی دکھ اور تکلیف و رنج سے بھری تھی حقیقتاً وہ مرد غمناک تھا لیکن تو بھی وہ سلامتی رکھتا تھا اُس کی روح چین میں رہی اُسکا ایمان سرگرم تھا اور وہ کامل طور سے اپنے باپ کی محبت پر تکیہ کرتا تھا جب اُسکے چاروں طرف دشمن شور و غل مچاتے اور فساد اُٹھاتے تھے وہ خوش وقت و برقرار رہا اور جب وہ اپنے باپ کے پاس گیا تو ہمارے لئے اُسنے یہہ وصیت کی کہ سلامتی تم لوگوں کے لئے چھوڑ کے جاتا ہوں اپنی سلامتی میں تمہیں دیتا ہوں ظاہری حالت میں ہر چند گھبراہٹ ہو تو بھی ہم چین اور صلح سے رہ سکتے ہیں عیسیٰ پر ایمان لانے اور اپنے دل اُسپر چھوڑنے اور اُسکی مرضی پر خوش ہونے سے ہمیں سلامتی ملتی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ جسکا دل تجھپر اعتماد رکھتا ہے تو خوب سلامتی سے اُس کی نگہبانی کریگا کیونکہ اُس کا توکل تجھپر ہے اے میری جان میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ عیسیٰ پر اپنا بوجھ ڈالدے اُسکی مرضی کا تابع رہ بلکہ اپنی مرضی سے اُسکی مرضی کو زیادہ پسند کر عیسیٰ کا کلام اپنا قانون اور اپنی تسکین جان عیسیٰ کا جلال تیری غرض ہو اس وصیت نامہ کو جو تونے اُس سے پایا فضل کے تخت کے پاس لیجا کہ وہاں تجھے اُس کے باپ کیطرف سے میراث ملیگی اپنی ساری تکلیفوں اور مشکلوں میں دل و جان کے پاک آرام کے لئے دعا مانگ اور زندگی میں اور موت کے وقت مسیح پر نگاہ کر کے تسکین خاطر رکھ ایمان لا اور تجھے اس وصیت نامہ کے مطابق ملیگا تیرا شفیع جسنے دنیا میں آکے مجھ سے اِس برکت کا وعدہ کیا اُسے دینے کے لئے آسمان پر زندہ ہے لہذا اُس سے مانگ سلامتی کا منتظر رہ اور وہ تجھے ضرور ملیگی ہم جو ایمان لائے آرام میں داخل ہوتے ہیں۔

کسی بات کا اندیشہ نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری عرض دعا اور منت سے شکرگذاری کے ساتھ خدا سے کیجائے اور

اور خدا کا اطمینان جو ساری سمجھ سے باہر ہو تمہارے دلوں اور خیالوں کی مسیح عیسی میں نگہبانی کریگا۔ فلپی ۴ باب ۷ و ۸

مراسلات

خط

جناب مہتمم صاحب اخبار نور افشاں سلامت

آداب۔ ایک مضمون بندہ نے انگریزی اخبار فرینڈ آف انڈیا میں دیکھا تھا جسمیں یہہ لکھا تھا کہ برہمو سماج کی رائے بنسبت اُن جنگوں کے جو اہل انگلستان کرتے یہہ ہو کہ اگر اندنوں مسیح دنیا پر ہوتا تو اور واعظ فرماتا کہ مت لڑو تو کسی توپ کے مُنہہ سے اوڑایا جاتا۔ مطلب اِس مضمون سے برہمو سماج کا یہہ تھا کہ باوجودیکہ مسیح نے صاف صاف انجیل میں فرمایا ہو کہ ہرگز مت لڑو بلکہ بدلہ مت لو تو بھی اہل انگلستان لڑائیکو پسند کرتے ہیں۔ نیازمند نے اِسکی نسبت اخبار انگریزی میں کچھہ لکھہ بھیجا ہو لیکن چونکہ اکثر ہندوستانی منکا برہمو مزاج رکھتے ہیں اور ایسے ایسے طعن کو پیش کرکے اپنے خیال میں فتح حاصل کرتے ہیں اُنکے ملاخطہ کے واسطے یہہ چند سطور بذریعہ نور افشاں پیش کرتا ہوں۔ میں پوچھتا ہوں کہ اہل انگلستان (مراد صرف اُسقدر حصہ قوم سے ہو جو انجیل پر چلتے ہیں) لڑائی اور بدلہ لینے کو پسند کرتے تو برہمو سماج کو اسقدر آزادی اور مقدور کہاں سے حاصل ہوتا۔ معلوم تب ہوتا کہ جسطرح بے ادبانہ خداوند مسیح کی نسبت الفاظ لکھے ہیں اسطرح عرب یا فارس میں جا کر محمد صاحب کی نسبت لکھتے یا چین میں جا کر اُنکے ٹھاکروں کی بابت کھلا کھلی لکھتے اور لکھتے پھر معلوم ہوتا کہ ہاں آیا انگلستان لڑائی اور بدلہ لینے کو پسند کرتی ہو کہ دیگر ممالک اور دیگر قومیں۔

بھلا صاحب اگر برہمو صاحب کو ایک لڑکا غریب ایک کوچہ میں نظر آوے کہ جسپر ایک دہاڑوی ظلم سخت کر رہا ہو یعنے اُسکو مارتا ہو اور اُسکے پارچہ یا زیور چھینتا ہو تو کیا برہمو صاحب اسقدر صلح کو پسند فرماوینگے کہ چپ چاپ پاس سے گذر جاوینگے اور اُس بیکس کو ظالم کے ہاتھہ چھوڑ جاوینگے۔

اسیطرح جو جو ظلم ہندوستان پر پچھلے بادشاہوں کے زمانہ میں ہوئے۔ یا جو حالت مفسدہ میں ہندوستان کے تھے۔ اگر اُسی حالت میں اہل انگلستان ہمکو ظالموں اور خونخواروں کے ہاتھہ چھوڑ جاتے اِس خیال سے کہ لڑنا منع ہو۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ برہمو صاحب کے اخبار کو یہہ آزادی اور مُنہہ زوری زبان کب حاصل ہوتیں۔ اور یہہ امن اور یہہ آسایش کہاں ملتی میں عرض کرتا ہوں کہ انجیل میں ضرور بضرور حکم ہو کہ لڑائی ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ الا یہہ بھی حکم ہو کہ بیکسیوں اور کمزور مظلوموں کی مدد کرنی چاہئے البتہ میں اِس موقعہ پر افسوس سے لکھتا ہوں کہ بہت اشخاص انگلستانی جو اچھی نیت نہیں رکھتے تھے اُنہوں نے اپنی مطلب براری کے واسطے لڑائی پسند ضرور کی ہوگی لیکن اصل مطلب عیسائی انگلستان یعنے اِس قوم کا ہرگز یہہ نہیں کہ لڑائی مچجاوے۔ افسوس کہ تعلیم یافتہ اور روشن ضمیر برہمو صاحب اِس بات کو ابتک اُلٹی سمجھے بیٹھے ہیں۔ مثل مشہور ہو۔ نیکی برباد گناہ لازم۔

الراقم خاکسار م۔ و۔ فیروزپور پنجاب

خط

جناب اڈیٹر اخبار نور افشاں سلامت

بعد تسلیمات کے عرض ہو کہ اگر آپ اپنے اخبار گوہر بار میں مضمون منجہ ذیل درج فرماویں تو نہایت شفقت ہو اور وہ یہہ ہو۔ تعریف و فوائد علم۔ علم کی تحصیل اور تکمیل کرنے میں کوشش اور سعی کرنا کیا ہو گویا شمع دل کو روشنی اور ضیا دینا ہو۔ اور سیتان باطن میں ایک شمع ہوش افزا روشن کرنا ہو۔ اور چراغ زندگانی کو زیب اور باغ کامرانی کو زینت دینا ہو۔ اور گوہر شب تاب عقل اور دانائی کو جلوہ گر کرنا ہو۔ کیونکہ تمام بنی نوع انسان علم کے وسیلے جسیلے سے مرتبہ بلند حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنے ہمسروں سے شرف اور افتخار پاتے ہیں۔ اور جو اشخاص علم سے بے بہرہ ہیں وہ باوجود ہونے چشم ظاہر ہیں کے بمنزلہ ایک نابینے کے ہیں اگرچہ وہ بباعث چشم ظاہر کے جو کچھہ اُنکے آگے آتا ہو اُسکو دیکھہ سکتے ہیں۔ مگر علم ایک ایسی چشم ہو کہ جسکے وسیلے سے مخفیات عالم علوی اور سفلی کی معلوم ہو سکتی ہیں ورنہ انسان کو کیا طاقت و قدرت ہو کہ آسمان پر جا کر حقیقت احوال عالم بالا کا معلوم کر سکے۔ یا تحت الثرےٰ کے نیچے اُتر کر کیفیت عالم سفلی سے کچھہ واقفیت حاصل کر سکے۔ فی الحقیقت کیفیت جنبش اور گردش آسمان اور زمین کی اور طلوع اور غروب ستاروں کا اور رہونا کسوف اور خسوف کا۔ یہہ تمام علم کی مدد سے معلوم ہو سکتا ہو اور کیمیا سے خاکستر کا طلا بنانا۔ اور سیمیا سے صورت کو تبدیل کرنا۔ اور طلسمات سے خلقت کو فریب میں لانا۔ اور افتادگان بستر بیماری کو شفا دینا۔ غرضیکہ ہر مشکلات کو حل کرنا یہہ علم سے متعلق ہو اور اہل علم باوجود نہ ہونے مال اور دولت کے بمنزلہ ایک غنی اور دولتمند کے ہوتا ہو اور کبھی تنگدستی اسکی لاحق حال نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو نوشتہ ہار اور مال بنزوال یعنی علم جو اس کے پاس موجود ہو نہ بجز کیونکہ ایسا نہو۔ اور علم ایک ایسا مال پائدار ہو کہ اسپر کوئی دزد یا عیار دست اندازی نہیں کر سکتا عجب تر یہہ ہو کہ ہر چیز خرچ کرنے سے کم ہو جاتی ہو مگر علم کو جسقدر صرف کرو یعنی استعمال میں لاؤ اُسیقدر زیادہ ہوتا ہو۔

راست ہر علم اُن اشخاص کیواسطے جو بیہوشی اور غفلت کے عالم میں نابینوں کے مثل گمراہ اور سرگردان ہیں جیسا بینائی کا ہے۔ اور جو لوگ شاہراہ فضل اور کمال میں چلنے والے ہیں انکے لئے ایک عمدہ مشعل ہے۔ اور اُن آدمیوں کے واسطے جو کہ میدان پیدائش میں لنگ ہیں ایک عصا خرد بخش اور ہوش افزا ہے۔ بیت تاج سر جملہ ہاست علم + فضل کشائے ہمہ درہاست علم + علم بود گوہر باقی سفال + آں چو حقیقت دگراں چوں خیال +

از راقم بندہ خدمت رسا طالب علم مشن سکول جالندھر

اخبارات ملکی وولایتی

ریاست جیوا

یہہ چھوٹی سی ریاست کوہستان خاصیہ میں نیپال کے قریب واقع ہے وہاں کا راجہ مان سنگہ دو تین بیٹے ہوتے کہ لاولد مرگیا ہے اُس کا بھائی یو ورسنگہ سامیتی جو چند سال سے معہ عیال و اطفال عیسائی ہے مسند نشینی کا مدعی ہے اُس ریاست میں بارہ اقوام کے لوگ رہتے ہیں وہ سب کے سب یوورسنگہ سے خوش ہیں کیونکہ یہہ ہونہار راجہ نہایت ہوشیار دیانت دار راست گو قوم پرور اور منصف مزاج ہے لیکن ان قوموں کے مسن اور بزرگ لوگ بوجہ تبدیلی مذہب اُسکی گدی نشینی کے معترض ہیں۔ راجہ متوفی کی لاش حسب رواج ملک تا حال بدستور لکڑی کے صندوق میں دھری ہے اور برابر اسیطور دھری رہیگی جب تک کہ کوئی جایز وارث گدی پر نہ بیٹھے اس امر کے فیصلہ کیواسطے کئی ایک دربار ہو چکے ہیں مگر کوئی بات قرار نہیں پائی۔ لوگوں کا عذر ہے کہ کوہستان خاصیہ میں عیسائیت اور خاصیہ راجہ کا عہدہ باہم اکھٹے نہیں ہو سکتے یوورسنگہ کا جواب ہے کہ ۔ ۲ بلکہ ۔ ۵ سال سے یہہ دستور بالکل اُٹھ چکا ہے اور نیز قانوناً کوئی شخص تبدیلی مذہب کے سبب حق وراثت سے محروم نہیں رہ سکتا لوگوں کا عذر یہہ بھی ہے کہ ہم گدی نشین کے مطیع تب ہی تک ہیں جب تک کہ وہ کالی دیوی کا معتقد ہے یوورسنگہ کہتا ہے کہ میں تمہارا حاکم ہوکر مذہبی مقدمات میں کچھ دخل نہیں دونگا مذہب کے معاملہ میں تمہارا اپنا اختیار ہے جسطرح چاہو عملدرآمد کرو میرے روبرو ہر ایک مقدمہ شہادت پر فیصلہ پاویگا مگر انڈا توڑنا یا دیوی کے استھان پر جانیکا دستور واسطے صداقت دعوی جایز نہیں سمجھا جاویگا۔ اب صاحب ڈپٹی کمشنر نے ۲۴ تاریخ مئی اِس غرض سے مقرر کی تھی کہ اُن سب قوموں کو جمع کرکے اُنکی مرضی معلوم کرے اور سمجھا بجھا کر یوورسنگہ کو گدی پر بٹھاوے۔ مگر معلوم نہیں کیا فیصلہ ہوا اسی طرح مسند نشینی کا ایک اور مقدمہ اُسی کوہستان میں کھندسا ہے اُس ریاست میں دو سال سے دلیر ہلور مسند نشین رہا ہے سابق سامیتی کی لاش ابتک بدستور پڑی ہے شاید وہ لوگ مسند کا خالی رہنا اچھا نہیں سمجھتے سب ملکے وہیں پر رہتے ہیں

راستہ کابل وپشاور۔ درہ خیبر کا راستہ بند ہے امیر صاحب نے خیبر کے سرداروں کو کابل میں اس غرض سے بُلایا ہے کہ وے امیر صاحب سے راستہ کابل وپشاور کے محفوظ رکھنے کی بابت گفتگو کریں۔ نوروز خاں باجوڑ چلا گیا۔ امیر صاحب کا خود ارادہ ہے کہ قوم مہمند کا خود بندوبست کریں اور کچھ سپاہ لال پورہ کو روانہ کریں۔ اگر امیر صاحب نے ایسا کیا تو قوم مہمند خوانین مہمند کی اشتعالک سے ضرور فساد کریگی دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

برلن۔ یہاں کی کونسل میں اسبارہ میں گفتگو ہوئی کہ لوگوں نے چاہا تھا کہ شہزادہ بسمارک کو مارڈالیں اس تدبیر میں بلجم کی سازش تھی اِس امر کے ظاہر ہونے سے تمام برلن میں ہلکہ سا پڑگیا اور بلجم میں جا بجا غدر ہے۔

شادی بیوہ۔ ۱۸ ماہ گذشتہ کو راو صاحب بیچرداس رئیس گجرات کی لڑکی نے بعد وفات اپنے خاوند کے دوسری شادی کرلی ہے۔ یہہ شخص جسکی لڑکی نے شادی کی ہے بڑا دولتمند اور رئیس ہے۔

ملکہ جاپان۔ ملکہ ممدوحہ نے پچاس ہزار روپیہ ایک مدرسہ نسوان کے قایم کرنے کے واسطے عطا کیا ہے جنمیں جوان عورتیں بھی مدرسے کا امتحان دیکر نوکری پایا کرینگی۔

خچر۔ مقام جبرالٹر سے چھہ خچر راولپنڈی کے سٹڈ کے واسطے گورنمنٹ نے خرید کی ہیں اُنکی اونچائی کو دیکھکر لوگ تعجب کرتے ہیں قیمت فی خچر ڈھائی ہزار روپیہ ہے۔

خرچہ۔ گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کردیا ہے کہ جسقدر خرچ کمیشن کی تقرری میں بمقام بڑودہ سرکار کا ہوا ہے وہ سب ریاست بڑودہ سے لیا جاوے۔ یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو مقدمہ ہارے فریق ثانی کا بھی خرچہ ادا کرے جن جن صاحبان نے اس معاملہ میں خلعہ فرمائی کی ہے اُنکی نادانی کی دلیل ہے۔

بارش۔ رپوٹ سرکاری بنگال سے معلوم ہوا کہ ہفتہ گذشتہ میں بمقام میمن سنگہ خوب زور شور سے بارش ہوئی۔ اِس بارش نے فائدہ بخشا جن امراض کی ترقی تھی وہ کم ہوگئی پر دوانیس عارضہ بخار میں تخفیف ہونکر کرنا چاہئے۔

آخوند سوات۔ بھی ۱۳ ماہ گذشتہ کو موت کے جنگل میں آگئے دیکھئے اُنکے فرزند میاں گل صاحب اُنکے پیچھے کیا گل کھلاتے ہیں۔

قدردانی- ولایت کے ایک مولف نے حال میں دربارہ حالات غدر ایک کتاب تالیف کی تھی اس مولف نے بعض نامی لڑائیوں کی تصویریں بھی کھینچی تھیں ایک صاحب مطبع نے تیس ہزار روپیہ دیکر حق تالیف مول لیا ہو-

طوفان- ہانگ کانگ سے خبر آئی ہو کہ ۳۱- مئی کو وہاں خوفناک طوفان ہوا کا آباد خانی جہاز ڈوب گیا مسافروں سے صرف ایک چیف ہوا انجنیر سردار تھوڑے سے مسافر بچے- باقی غرقاب ہوئے-

شدت گرما- اسکاٹلنڈ کے شمال کیطرف گرمی نہایت شدت کے ساتھ پڑی ہو- مس کلیر نام تمازت آفتاب سے ایک گھنٹہ کے عرصہ میں تڑپ کر مر گئی- جان ہسٹ جنکی عمر ۱۲ سال کی تھی کمبلشن میں پڑے ہوئے سوتے تھے دفعتاً مرگئے-

حکم- گورنمنٹ ہند کا تاکیدی حکم آیا ہو کہ ۱۸ برس سے کم عمر قیدی کا سے بال نہ کھینچے جاویں-

لنڈن- جنگی جہاز موسومہ سرالیس شہزادہ ویلس ہندوستان لیجانیکے لئے آراستہ کیا جاتا ہو-

کلکتہ- میں ایک ہندوستانی عورت نے پیشہ فوٹو گرافی کا اختیار کیا ہو چنانچہ اکثر نامور لوگوں کے مکانوں پر واسطے تصویر اُتارنے کے جاتی ہو-

طیاری- فرینڈ آف انڈیا برہما کا بیان ہو کہ بادشاہ برہما کی جانب سے سرڈگلس فورسائتھ صاحب کے استقبال کیواسطے بڑی بڑی طیاریاں ہو رہی ہیں چند افسر اعلی بمقام منہلاسی سفارت کا استقبال کرکے منڈالی لیجاوینگے اور جہاز سے اُترنے کے لئے پلیٹ فارم بہت عمدہ درست ہو رہا ہو اور تمام طیاریاں بڑی شان و شوکت سے بموجب دستور برہما کے کیجاتی ہیں-

اس کیفیت سے معلوم ہوتا ہو کہ جلد تر ضلع شاہ برہما و گورنمنٹ کے ہو جاویگی-

افسوس- جناب مسٹر برس صاحب رجسٹرار چیف کورٹ پنجاب نے شملہ پر وفات پائی- صاحب موصوف نہایت خلیق و ذی علم آدمی و ہردل عزیز تھے- خدا اُن کے وابستگاں کو صبر عطا فرماوے-

شکریہ- سنتے ہیں کہ گورنمنٹ بمبئی نے حسب ہدایت گورنمنٹ انڈیا کے مسٹر انوارڈ صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور مسٹر کلیولینڈ صاحب وکیل سرکار اور مسٹر جارڈین صاحب سی ایس- اور مسٹر جی ڈبلیو اکر صاحب سی ایس- کا مقدمہ کارروائی ریاست بڑودہ ملہار اوگیکوار شکریہ ادا کیا ہو-

طاعون- بیماری طاعون آجکل بغداد میں پھیل رہی ہو اور ۲۲- آدمی بھی اس مرض سے مر چکے- تدبیر بہت کی جاتی ہیں مگر کارگر کوئی نہیں ہوتی-

اناطول- قریب پانسو خاندان ساکنان اناطول کے بباعث قحط کے ویران و پریشان ہیں- افسوس کہ شاہ روم اپنی رعایا کی کچھ خبرگیری نہیں کرتے-

عورتوں کا گلہ- فی الحال شاہ روم کے محل سرا میں چھ ہزار عورتیں ہیں معلوم نہیں کہ انکی خبرگیری کیواسطے نفقہ اوقات الفنباط کی خانہ پوری کسطرح ہوتی ہوگی شاید ان مستورات کے صبر نے ملک روم میں قحط ڈالا ہو-

لودیانہ- اس ہفتہ میں پانچ روز گرمی کا وہ عالم رہا کہ شہر والوں کی زبان پر لفظ الاماں الاماں کا تھا در و دیوار سے مخفی شعلے نکلتے تھے نہ دن کو آرام نہ رات کو چین- بجاے بارش کے رات کو ریت اُڑ اُڑ کر سوتے لوگوں پر گرتا تھا- اس گرمی نے غریب امیر کی یکساں حالت کر رکھی تھی بارے

شکر ہو کہ بعد ایسے اطوار کی رات کو کچھ ترشح ہوگیا جس سے بطلان کی صورت ہوئی شروع ہفتہ میں مقیاس الحرارت ۱۰۹ درجہ پر آفتاب ۲۰ درجہ پر ہو جمعہ کے روز گیارہ بجے دن ایسی قسم کی آندھی آسمان پر چڑھی کہ زمین و آسمان و در و دیوار سرخی مایل نظر آتے رہے- ہوا کا کچھ زور نہ تھا ورنہ آفت آجاتی- اسی ہفتہ میں ایک جلسہ صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی نے واسطے امداد آتش زدگان پشاور کے منعقد کیا- بعد صلاح و مشورہ کے پانچ روپیہ ہر ایک ممبر نے دینے قبول کئے ایک امیدوار محکمہ نہار نے جناب مسٹر فینر صاحب بہادر اگزکٹو انجنیر پر باعث عدم کامیابی کے شکایت بیجا میں ایک عرضی حکام بالادست کے یہاں بھیجدی- بعد التحقیقات وہ شکایت جھوٹی نکلی جسکی پاداش میں امیدوار کو ایک سال کی قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی-

---

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۱۰ جون ۱۸۹۰ء

رام نراین تحصیلدار ریتمان وان ضلع مظفر گڈھ کو حسب دفعہ ۳ مجموعہ تعزیرات ہند اختیارات مجسٹریٹ جماعت دوم اور حسب دفعہ- اکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء اختیارات تحقیقات مقدمات جو مالیتاً تین سو روپیہ سے زیادہ نہوں عطا ہوئے-

سوہن لعل قایمقام تحصیلدار ملتان کو دفعہ ۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند اختیارات مجسٹریٹ جماعت دوم معہ اختیارات متذکرہ دفعہ- اکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء عطا ہوئے- اور وہ ان مقدمات کی تحقیقات کے مجاز ہونگے جو مالیتاً زاید از پانسو روپیہ نہوں- بہ تسلسل پنجاب گورنمنٹ گزٹ حکم نمبری ۴۶۲ مورخہ ۲۰- فروری ۱۸۹۰ء شبھا نعل اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ قصور مکرر اپنے اصلی عہدہ اسسٹنٹ ہوس سرجن میو ہسپتال لاہور پر مقرر ہوئے-

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

